ماڈیول ۱

پانی کی اقسام

طہارت کیلئے سب سے پہلے پانی کی ضرورت ہے۔

مطلق پانی:

الف۔ بارش، برف اور اولوں کا پانی - یہ پانی پاک ہیں اور پاک کرنے والے بھی ہیں۔

قال تعالی: وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ[سورۃ الانفال: ۱۱]

اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعہ سے تم کو پاک کر دے۔

قال تعالی: وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا[سورۃ الفرقان:۴۸]

اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔

ب۔ سمندر کا پانی - یہ بھی پاک اور پاک کرنے والا ہے

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کرنے لگیں تو پیاسے رہ جائیں گے۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: هو الطَّهُورُ ماؤه الحِلُّ مَيْتَتُهُ[اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے]۔[ابو داؤد]

ج۔ زمزم کا پانی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ کے حج کے بیان سے متعلق روایت میں ہے: آپ ﷺ نے دس ذی الحجہ کو طوافِ زیارہ کیا اور زمزم کے پانی کا ایک ڈول طلب کیا۔ اس سے آپ ﷺ نے پیا اور وضو کیا۔ [مسند احمد]

د۔ چشمے اور کنویں کا پانی - یہ بھی بالاجماع پاک اور پاک کرنے والا ہے۔

مستعمل پانی:

وہ پانی جو کسی وضو کرے والے یا نہانے والے کے اعضاء سے گرتا ہے یا وہ پانی جو استعمال کے برتن میں رہ جاتا ہے۔

مستعمل اور غیر مستعمل پانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کو ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ کو وضو کیلئے پانی دیا گیا۔آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ ﷺ کے وضو کا بقیہ پانی لے کر اپنے جسموں پر ملنے لگے۔[بخاری]

فائدہ: بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت تھی۔

یہ قول راجح نہیں ہے اس لئے

۱۔کہ رسول اللہ ﷺ کا ہر قول اور فعل و عمل امت کیلئے ہے۔الا یہ کہ کوئی دلیل ہو جس سے آپ ﷺ کی خصوصیت ثابت ہوتی ہو۔اور یہاں ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

۲۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر جو باب باندھا ہے[باب: استعمال فضل وضوء الناس]سے امام نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ حکم نبی ﷺ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ[بخاری]

وعن حذيفة بن اليمان: أن رسول الله لقيه وهو جنب فحاد عنه فاغتسل ثم جاء فقال: كنت جنبا، فقال: إن المسلم لا ينجس۔[مسلم]

اگر مسلمان نجس ہوتا نہیں ہے تو اس کا بچا ہوا پانی کیسے نجس/ناپاک ہو سکتا ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی کسی بیوی نے ایک ٹب میں غسل کیا پھر آپ ﷺ اس ٹب سے غسل/وضو کرنے کیلئے آئے تو انہوں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! میں جنبی تھی۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إن الماء لا یَجْنُبُ[پانی ناپاک نہیں ہوتا][ابوداؤد]

عن عبد الله بن عباس –رضي الله عنهما– أن النبي –صلى الله عليه وسلم– كان يغتسل بفضل ميمونة –رضي الله عنها

پانی جس میں کوئی پاک چیز مل گئی ہو جیسا کہ زعفران، آٹا، صابن، دودھ، پتے

-اگر وہ چیز اتنی مقدار میں ہے کہ پانی کو مطلق پانی سے نہ نکالے یعنی جب تک اس پر پانی کا اطلاق ہوتا رہے وہ پانی پاک اور پاک کرنے والا بھی ہے۔

-اگر وہ چیز زیادہ مقدار میں ہو جس سے وہ پانی کو مطلق پانی سے خارج کر دے اور اسے ماء مطلق [عام پانی] نہ کہا جاسکے۔ گلاب کا پانی یعنی پانی کی طبیعت یعنی رقت و سیلان اس میں نہ رہے تو وہ بذاتِ خود و پاک ہوگا مگر پاک کرنے والا نہ ہوگا۔

حضرت ام عتیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت زینب بنتِ رسول ﷺ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ نے ہم سے فرمایا: اغسِلْنها ثَلاثًا، أو خَمسًا، أو أكثَرَ مِن ذلك، إنْ رأيتُنَّ ذلك، بماءٍ وسِدْرٍ، واجعَلْنَ في الآخِرةِ كافورًا، أو شَيئًا مِن كافورٍ۔[بخاری]

جبکہ میت کا غسل پانی سے واجب ہے۔

حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن سے غسل کیا جس میں آٹے کے نشانات موجود تھے۔[سنن ابن ماجہ]

ایسا پانی جس میں کوئی نجاست پڑ گئی ہو

-پانی کم ہو یا زیادہ اگر نجاست پڑنے سے اوصافِ ثلاثہ [رنگ، بو، ذائقہ] تبدیل نہ کرے تو یہ پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے۔

-اگر اوصافِ ثلاثہ میں تبدیلی پیدا ہو گئی، تو یہ پانی نجس/ناپاک ہے۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کیا ہم بئر بضاعۃ کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟[بئر بضاعۃ ایک قدیم کنواں تھا جس میں حیض آلود کپڑے، کتے کے گوشت کے ٹکڑے اور بدبودار اشیاء ڈالی جاتی تھیں] آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ[پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔[ابوداؤد]

فائدہ: جس پانی کے متعلق نجس/ناپاک ہونے کا شبہ ہو یا شک ہو تو اسے چھوڑ دینا اولی و افضل ہے۔

حدیث میں ہے: دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ[ترمذی]

جس پانی میں بلی منہ ڈال دے

ایسا پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔ ایسے پانی سے وضو یا غسل کرنا درست ہے۔

حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کیلئے وضو کا پانی پیش کیا۔ اچانک ایک بلی آئی اور اس برتن سے پینے لگی۔ اس پر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے مزید اس برتن کو بلی کیلئے ٹیڑھا کر دیا حتیٰ کہ بلی نے اس سے پی لیا۔ حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ نے اس وقت مجھے دیکھ لیا جب میں انہیں دیکھ رہی تھی تو انہوں نے فرمایا: اے بھتیجی، کیا تو تعجب کرتی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إنَّها ليست بنجسٍ إنَّما منَ الطَّوَّافينَ عليكم [یہ نجس/پلید نہیں ہے یہ تو تم پر پھرنے والی ہے]۔ [ابوداؤد]

أنَّ مولاتَها أرسلتْها بهريسةٍ إلى عائشةَ رضِي اللهُ عنهَا فوجدَتْها تُصلِّي فأشارتْ إليَّ أن ضعِيها فجاءت هرةٌ فأكلتْ منها فلما انصرفتْ أكلتْ من حيثُ أكلتِ الهِرَّةُ فقالتْ إنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ قال إنها ليست بنجسٍ إنما هي من الطوَّافينَ عليكم وقد رأيتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ يتوضأُ بفضلِها- [ابوداود]

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بلی کا حرام ہونا الگ بات ہے اور ان کا نجس ہونا الگ بات ہے۔ حرام ہونے سے نجس ہونا لازم نہیں آتا ہے۔

اسی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوا، چیل، گدھا وغیرہ پانی میں یا برتن میں منہ ڈال دے وہ برتن یا پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے۔

ایسا پانی جس میں حشرات، کیڑے مکوڑے [الزنبور، العنکبوت، مکھی، مچھر، لال بیگ، چیونٹی] گر جائیں جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا ہے پانی میں گرنے کے بعد مر جائیں تو کیا پانی نجس ہوتا ہے؟

جمہور علماء کے نزدیک پانی نجس نہیں ہوتا ہے۔ [المغنی]

فائدہ: هذه الحشرات كلها محرمة لعيها [ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث]